

علامات نبوت

عباسی پیر لوج کا

مدلل جواب



از علامہ پروفیسر منظور احسن عباسی

بیت اسلامی مشن سنٹ بنگلہ دیش

علامات نبوت

عیسائی پیر لوج کا

مدلل جواب



از علامہ سید وقیسنر منظور احسن عباسی

(شائع کردہ)

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

ویساچہ

کسی گناہ عیسائی پادری نے ایک اشتہار قلوٹیٹ کر ڈاکر اسلامی
مشن کو بھیجا۔ اس نے اپنی طرف سے علامات نبوت قائم کر کے
نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نفی کرنے
کی عیارانہ سعی پے نمود کی ہے

اس کا منہ توڑ جواب عطا مدبر و فیسّر منظور احسن عباسی نے تحریر فرمایا
ہے۔ قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ کس طرح عیسائی پادری اسلام کے
دریے آزار ہیں۔ اور کیا کیا حربے استعمال کرتے ہیں

انتہا احسن

طباعت :- سید سنز پرنٹرز و پبلشر اردو بازار لاہور

کتابت :- عید المجید امجد مکان نمبر ۷۷، گلی نمبر ۱۰، محلہ صدقت پارک لاہور

ایک عیسائی پادری کی طرف سے اوصافِ نبوت و رسالت

مسلمان اوصافِ نبوت پر زیادہ غور نہیں کرتے کیونکہ ان کو نبوت و رسالت کی اتنی پہچان نہیں جتنی کہ مسیحیوں کو بائبل مقدس کی روشنی میں نبوت و رسالت کی پہچان دی گئی ہے کیونکہ بائبل مقدس کے بغور مطالعہ سے ہی حقیقی نبوت اور رسالت کی پہچان کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنے انبیاء کرام مخصوص و مبعوث ہوئے ہیں۔ ان سب کے نام اور ان کی معرفت نازل شدہ الہام الہی کی ساری تعلیمات اور احکام ربانی صرف بائبل مقدس میں ہی محفوظ اور موجود ہے۔ چنانچہ بائبل مقدس کی روشنی میں ہی کسی جھوٹے اور پستے نبی اور رسول کی پہچان کی جاسکتی ہے۔ جو لوگ بائبل مقدس کو رو کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے اور پستے نبی کی پہچان میں غلطی کھا جاتے ہیں۔

اپنی نسبت مقدس پولس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ :
” رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں

اور مجازوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں۔

(۲۔ رکنہ تحقیقوں ۱۲ : ۱۲)

مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ :-
کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔
بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے
بولتے تھے۔ (۲۔ پطرس ۱ : ۲۱)

۱۔ حقیقی نبی لامحدود ذراے واحد کی تعلیم دیتا ہے، نہ کہ وحدت
محضہ کی تعلیم۔

۲۔ حقیقی نبی کا الہام بائبل مقدس کی الہامی آسمانی تعلیمات سے
اختلاف نہیں رکھتا۔

۳۔ حقیقی نبی کی الہامی تعلیم بائبل مقدس سے موافقت اور
مطابقت رکھتی ہے۔

۴۔ حقیقی نبی کو خدا تعالیٰ غیب کا علم، اُندہ کی خبریں اور معجزات کی
طاقت عطا کرتا ہے۔

۵۔ حقیقی نبی انجیلی کلام الہی بلکہ ساری بائبل مقدس کی تعلیمات کے
مطابق خداوند یسوع مسیح کی شان الوہیت الہی اہمیت اور نجات

بالکفارہ کے لئے اس کی صلیبی موت اور تیسرے دن قبر سے

جی اٹھنے کے بعد اس کے صعود آسمانی اور جہلی آمد ثانی کا اقرار

کرتا ہے۔

۶۔ حقیقی نبوت و رسالت کا مکاشفہ سمجھنے کے لئے آپ کو مسیح خداوند کے مقدس رسولوں کے اعمال کی کتاب کا بطور مطالعہ کرنا چاہیے۔

۷۔ حقیقی نبی کی پہچان اور حقیقی الہام کی پہچان کی غلط فہمی کی وجہ سے ہزار ہا مسلمانوں نے ایک نیچا بی قادیانی شخص کو اور ایک اہلانی شخص بہاء اللہ کو برحق نبی تسلیم کر لیا ہے۔

۸۔ حقیقی نبی کی پہچان کے معاملہ میں مسیحیوں کے درمیان ایسی غلطی کے امکان نہیں۔

۹۔ لکھا ہے کہ یہی شخص (موسیٰ) انہیں (مصر سے) نکال لایا۔ اور مصر اور بحرِ قلزم اور بیابان میں چالیس برس تک عجیب کام اور نشان دکھائے۔

(اعمال کی کتاب ۷: ۳۶)

خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو بحر سے دکھانے کی قوت اور ایمان عطا کیا تھا۔ اس کا بازو بالکل سفید ہو جاتا تھا۔ اور اس کا عصا سانپ بن گیا۔

تفنی اوصاف نبوت و رسالت

(۱) سورہ انعام ۱۱۰ آیت۔ وَاقْسُوا لِلّٰهِ جِداً اَیْمَانِہُمْ

لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ كَیُؤْمِنُوا مِنْ بَہَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ
عِنْدَ اللَّهِ وَمَا یَسْتَفِرُّكُمْ أَنْتُمْ إِذَا جَاءَتْ لَایُؤْمِنُونَ
ترجمہ :- اور (اہل مکہ) بتا کیجئے کہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے
پاس ایک معجزہ بھی آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے، تو کہہ
معجزے تو اللہ کے پاس ہیں اور تم (مسلمانوں) کو کون سمجھائے کہ جب
ان کے پاس معجزہ آئے گا، تو وہ جیب بھی نہ مانیں گے۔

۲۔ سورہ رعد ۷ آیت۔ وَلَیَقُولُ الْكَافِرُونَ کَیْفَ نَحْمِلُ مَا کَانَ
عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ
قَوْمٍ هَادٍ

ترجمہ :- اور کافر کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب سے کوئی معجزہ کیوں نازل
نہ ہوا۔ تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔

۳۔ سورہ رعد ۷ آیت۔ وَلَیَقُولُ الْكَافِرُونَ کَیْفَ نَحْمِلُ مَا کَانَ
عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ یُضِلُّ مَنْ
یَشَاءُ وَیَهْدِی إِلَیْهِ مَنْ أُنَابَ

ترجمہ :- اور کافر کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب سے کوئی معجزہ کیوں
نازل نہ ہوا۔ تو کہہ جسے چاہے اللہ گمراہ کرتا ہے، اور جو رجوع
ہو اسی کو اپنی راہ دکھاتا ہے۔

۴۔ سورہ الحام ۳۷ آیت۔ وَتَالُوْا الْوَلَا یُنْزِلُ عَلَیْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ
ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشان نازل

کیوں نہ ہوئی۔ سورہ بقرہ ۱۱۸ پڑھیے

(۵) معجزہ وغیب - سورہ یونس ۲۰ - آیت
وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ
ترجمہ :- اور کہتے ہیں اس کے رب کے پاس سے کوئی معجزہ

کیوں نازل نہیں ہوا۔
قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ بِيَدِ اللَّهِ فَاَنْتَظِرُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ مِنَ
الْمُنْتَظِرِينَ

سؤلو کہ غیب کی بات اللہ جانے تم معجزہ کے منتظر رہو۔

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔
۶ - سورہ یونس ۸۸ - آیت - وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ
ترجمہ :- میں تمہارا وکیل نہیں۔

۷ - غیب - سورہ النجم ۵۹ - آیت - وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
ترجمہ :- اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

۸ - غیب - سورہ ہود ۱۰۱ - وَكَأَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ
الْغَنَىٰ وَكَأَعْلَمُ الْغَيْبِ وَكَأَقُولُ لِي مَلَكٌ

ترجمہ :- اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میں غیب دان ہوں اور نہیں کہتا
کہ میں فرشتہ ہوں۔

۹ - حضور روز قیامت اور عالت میں اپنی بات اور مسلمانوں
کی بابت اور اپنے مستقبل اور مسلمانوں کے مستقبل کے

نفع نقصان سزا جزا کی بابت کچھ نہ جانتے تھے۔

۱۰۔ مشکوٰۃ کے باب البکا والخوف میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا۔ ام الحلالہ کہا۔

بہر خبر عدائے قسم کھائی کہ نہیں جانتا میں۔ حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کیا تم سے۔

آخر جہ البخاری عن ام الحلالہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یفعل ولا یکلم

پس قرآن مجید اور حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ :-

آنحضرتؐ نہ آئندہ کی خبروں کی نبوت رکھتے تھے۔ نہ معجزات کر سکتے

تھے۔ نہ مسلمانوں کے لئے بھلائی اور بہتری کا اختیار رکھتے تھے۔ نہ

بائبل مقدس کی صحیح تعلیم دے سکے۔ نہ مسلمانوں کے لئے نجات دہندہ

تھے۔ نہ مسلمانوں کی نجات کے لئے وکالت اور شفاعت کا اختیار

رکھتے تھے۔ اور نہ جانتے تھے کہ روز قیامت عدالت ان کے ساتھ

کیا ہوگا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ کیونکہ حضور غیبی کی باتیں

اور آئندہ کی خبریں نہ رکھتے تھے۔ آپؐ غور فرمائیں کہ اوصاف

نبوت و رسالت کس کا نام ہے۔ ۹۔

عیسائی پچر پوچ کا

مدلل جواب

اس پرچہ پر ایک طرف "نفی اوصاف رسالت و نبوت" کے عنوان سے یہ ثابیت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم اوصاف نبوت و رسالت سے عاری تھے۔ کیونکہ "حضور غیب کی باتیں اور آئندہ کی خبریں نہ رکھتے تھے" اس کے ثبوت میں انہوں نے بے سیب آٹھ نو آیتیں اور دو ایک احادیث پیش کی ہیں۔ اور ان سب کا علاحدہ خود قرآن حکیم کی رو سے یہ ہے کہ

وَمَا كَاَنَ لِرَّسُوْلٍ اَنْ يَّاتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (رعدہ ۶)
یعنی کوئی رسول حکم الہی کے بغیر کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔
پادری صاحب کا مقصد یہ ہے کہ نبی وہ ہے جو اذن الہی کے بغیر معجزہ دکھانے کی قدرت رکھتا ہو۔

ایک حق پسند انسان کو اس کے بعد مزید تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ کوئی نبی اپنی مرضی سے جب چاہے کوئی معجزہ پیش نہیں کر سکتا۔

اور یہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکیم الہی تھا۔ کہ
قُلْ أَنبِئَا الْآيَاتِ عِنْدَ اللَّهِ

یعنی اسے پیغمبر آپ (معجزہ کا مطالبہ کرنے والوں سے کہہ دیجئے
 کہ تمام معجزات کا مرکز اللہ ہے۔ وہی حبیب چاہتا ہے کوئی معجزہ کسی نبی
 کے ہاتھ سے ظاہر فرماتا ہے۔

اس حکیمانہ ارشاد کی اہمیت اس وقت اور بھی واضح ہو جاتی
 ہے جبکہ معجزہ طلب کرنے والوں کی حماقت اپنے عروج کمال پر پہنچ
 جاتی ہے۔ چنانچہ مکہ معظمہ میں کافر جس معجزہ کے طالب تھے۔ اس میں
 یہ بھی تھا کہ اُحد کی پہاڑی کو سونا بنا دیا جائے۔ تب ہی ہم جانیں گے
 کہ پیغمبر واقعی پیغمبر ہے۔

معجزات پر پیغمبروں کو قدرت نہ ہونے کا دوسرا سبب یہ بھی ہے
 کہ جن معجزات کے کفار طالب تھے وہ ایمان لانے کی غرض سے نہ تھے
 بلکہ انبیاء کا صرف مسخر مقصد تھا۔ چنانچہ سورہ لقمرہ کی وہ آیت
 جو پادری صاحب نے سب سے پہلے پیش کی ہے اسی میں یہ ہے
 کہ اِذَا جَاءَ مِنْهُ لَا يُوَسِّتُونَ - کفار کہنے کو تو قسم کھا کر یہ کہتے ہیں
 کہ اگر ہم معجزہ دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے۔ لیکن آنحضرتؐ کو یہ
 حکم ہوا کہ وہ کہہ دیں کہ "تم مسلمانوں کو کون سمجھائے کہ جب ان کے پاس
 معجزہ آئے گا تو وہ جب بھی نہ مانیں گے۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے۔
 کہ حضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے مستقبل کی اطلاع بھی دے دی تھی۔ اور وہ

اللہ کا دیا ہوا علم غیب بھی رکھتے تھے۔

مشابہہ معجزہ کے بعد بھی اس معجزہ کو جادو، قرار دینا کافروں کا شیوہ تھا۔ اس کا اعتراف خود کفار نے بھی کیا کہ

”ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے اس وقت تک کہ تو زمین سے پانی کا ایک چشتہ ہمارے واسطے نہ بہا دے یا تیرا ہی انگوروں اور کھجوروں کا ایک باغ ہو، پھر اس میں پانی کی نہریں بہا دے۔ یا جیسا کہ تیرا گمان ہے، آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے، یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے پیش کر دے اور تیرا اپنا ایک سونے کا بنا ہوا گھر ہو۔ یا یہ کہ تو آسمان پر چڑھ جا اور پھر بھی ہم یقین نہ کریں گے کہ تو آسمان پر چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ ایک کتاب اتار کر لا، جسے ہم پڑھ لیں“ اب دنیا میں کوئی ایسا حق ہو سکتا ہے کہ اگر نبی یہ کچھ نہ کر سکے تو وہ نفی اسباب نبوت کا مجرم سمجھا جائے۔

اس کے جواب میں رسول اللہ نے جو فرمایا۔ کیا اس سے زیادہ منقول اور فرین نشین کوئی بات ہو سکتی ہے، حضور کو بوجی الہی یہ کہنے کا حکم دیا گیا۔

اَقْلُ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا نَبِيًّا رَّسُوْلًا

(نبی اسرائیل ۸۶)

یعنی اسے پیغمبر آپ ان سب باتوں کا جواب یہ دیدیجئے کہ

(سبحان اللہ) میرا خدا (ایسی تعویذ سے) پاک ہے، میں تو ایک بشر ہوں لیکن اس کا فرستادہ (ایسی باتوں کے لئے نہیں بھیجا گیا)

بالآخر ایک اور بات قابلِ عرض ہے۔ کہ خود یادری صاحب نے بھی انبیاء کی یہی صفت بیان کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس پرچہ میں شاید غلطی سے یا حواس باختگی سے لکھا ہے کہ

”مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ ”نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔ بلکہ آدمی رُوح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے“

نیز یہ کہ اپنی نسبت مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے۔ کہ رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلوں سے ہمارے درمیان ظاہر ہوئیں۔ یعنی معجزوں پر اختیار نہیں ہے۔ اس کے لئے صبر کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو وہ حوالے ہیں جو خود یادری صاحب نے اپنے پرچہ میں درج کئے ہیں لیکن خاص معجزوں کی بابت پطرس نے اسرائیلیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

”اے اسرائیلیو! یہ باتیں سنو کہ یسوع ماضی ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا، جو خدا نے اس کی معرفت تم میں دکھائے“

(اعمال ۲۰)

بالآخر یہ ضروری بات بھی عرض کروں کہ بعض اوقات خود انبیاء و رسل کو بھی ان معجزات کا علم نہیں ہوتا جو ان کے ہاتھ پہنچتا ہر سونے میں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کا معجزہ کہ ان کا عصا سانپ بن گیا۔ جب حکیم خدا کا ظاہر ہوا تو وہ اس کو دیکھ کر خائف ہوئے اور بھاگنے لگے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ وحی فرمایا کہ کا تخت کھڑو دست۔

یہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یادری صاحب نے کسی ذہنی مصلحت سے ترک اسلام کیا ہے اور عیسائی بن گئے ہیں۔ لیکن درپردہ وہ اسلام ہی کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اگر فی الواقع ایسی ہی کوئی بات ہے تو وہ قابلِ رحم ضرور ہیں۔ لیکن عیسائیوں کے تبلیغی اداروں کی باز پرس سے نہ بچ سکیں گے۔ مثلاً انہوں نے اوصافِ نبوت و رسالت کے عنوان کے تحت جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں بتایا ہے

۱۔ حقیقی نبی لا محدود خدا کے واحد کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ وحدتِ محضہ کی تعلیم۔ یہاں پر یہ وضاحت بھی ہوتی تو کیسا اچھا ہوتا۔ کہ لا محدود خدا کے پرستار کون ہیں؟

خدا کے لئے وحدتِ محضہ یا محدود خدا کا لفظ تمام اسلامی ذخیرہ علوم میں کہیں بھی نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں خدا (یا اللہ) کی صفت "واحد" تو متحدہ یا آئی ہے۔ لیکن کا محدود کہیں نہیں ہے۔ اگر یادری صاحب حقیقی انبیاء پر الزام تراشی کی لعنت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو مہدس بائبل کی ضخیم کتاب میں کسی جگہ وہ دکھادیں کہ کسی بھی

نبی نے لامحدود خدا سے واحد کی تعلیم دی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ انجیل مقدس میں خود حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک سے زائد بار خدا کے لئے خدا سے واحد کا لفظ استعمال کیا ہے، مثلاً یہ ارشاد کہ ”خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے“ (مرقس ۱۶)

(واضح ہو کہ ایک ہی خدا اور خدا سے واحد ہم معنی الفاظ ہیں)

۲۔ پادری صاحب کا یہ ارشاد بالکل درست ہے کہ ”حقیقی نبی کا الہام بائبل مقدس کی الہامی آسمانی تعلیمات سے اختلاف نہیں رکھتا“

اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کرنا کافی ہے کہ قرآن حکیم بھی یہی کہتا ہے۔ اللہ آپ کو توفیق دے کہ اصل حقیقی نبی کا الہام اور اصل بائبل مقدس کی الہامی آسمانی تعلیمات دنیا کے سامنے پیش فرمائیں یہ بھی درست ہے کہ حقیقی نبی بائبل مقدس پر تحریف و تنسیخ کا جھوٹا الزام نہیں لگاتا۔ اس کی تائید میں یہ بھی فرما دیجئے کہ حقیقی نبی بائبل پر جھوٹا الزام لگانے والوں کو ملعون تصور کرتا ہے، اور ایسے الزامات سے اسے پاک کرنا چاہتا ہے۔

لیکن یہ ممکن نہیں دیں تک کہ اصل بائبل سامنے نہ ہو۔

۳۔ آپ کا یہ ارشاد کہ ”حقیقی نبی کی الہامی تعلیم بائبل مقدس سے موافقت رکھتی ہے“ درست ہے۔ لیکن اس سے تو آپ کو بھی اتفاق ہوگا کہ تعلیم الہامی ہو۔ سنا سنا یا قصہ نہ ہو اور

بائبل اصلی ہو۔ وہ ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

۴۔ یہ بھی قرآن اور اسلام کے عین مطابق ہے، کہ حقیقی نبی کو خدا تعالیٰ غیب کا علم آئندہ کی چیزیں اور تجربات کی طاقت یعنی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا عطا کرتا ہے۔ اس کی عطا کے بغیر وہ خود کچھ نہیں کر سکتے۔ لہذا انبیاء کا یہ فرمانا کہ یہ سب کچھ من جانب اللہ ہے ہم اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ مابین منطق

عن اہلہوی ان ہوا کا وحی یوحی

یعنی بقول کرتھویوں نبی نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ افرن الہی کے بغیر میں معجزات دکھا سکتا اور غیب کی باتیں بتا سکتا ہوں۔ تو وہ جھوٹا سکار اور سخت گنہگار ہے۔ وہ حقیقی نبی ہرگز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص حقیقی نبی پر یہ الزام لگائے کہ وہ معجزات اور غیب کی باتوں کی طاقت کا مدعی ہے۔ تو وہ بھی جھوٹا اور سکار ہے۔

۵۔ آپ کا یہ کہنا کہ حقیقی نبی مسیح کی شان الوہیت کا اقرار کرتا ہے (یعنی مسیح کے معبود ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے) وہ حقیقی خدا کا مشرک منکر اور کافر ہے۔ حقیقی نبی کا تو کام ہی یہ ہے کہ وہ خدا کے واحد کے سوا کسی اور کو خدا نہ مانے والوں کے خلاف جہاد کرے۔ اور

ایسے اشخاص کا نام و نشان دنیا سے مٹا دے۔

کیا آپ یہ صراحت کرنا مناسب سمجھیں گے کہ یسوع مسیح کی "دشان الہیت" محدود تھی یا غیر محدود۔ جس کا اقرار کوئی حقیقی نبی کرتا ہے۔ (میری غیب دانی دیکھئے کہ آپ حشر تک اس کا جواب نہ دیں گے)

ربا "الہی ایتیت" یعنی خدائی فرزند کی اصطلاح وہ بھی ساری بائبل مقدس میں کہیں نہیں آئی، حالانکہ آپ کہتے ہیں کہ حقیقی ہی یسوع کی "الہی ایتیت" کا اقرار کرتا ہے۔

اگر بائبل مقدس میں "الہی ایتیت" کا لفظ کہیں آیا ہے تو اس کی نشان دہی فرمائیے، (آپ حشر تک شاید ایسا نہ کر سکیں گے) اس حقیقی نبی پر یہ جھوٹا الزام نہیں تو اور کیا ہے۔

ایک اور بات حقیقی نبی کے بارے میں آپ نے بتائی ہے کہ نجات بالکفارہ کے لئے ان کی صلیبی موت کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ کا یہ ارشاد صحیح ہے، تو گلیٹون کے اس ارشاد کی تصریح فرمادیکھئے

"جسے پھانسی ملتی ہے، وہ خدا کی طرف سے ملعون ہوتا ہے"

"مسیح ہمارے لئے لعنت بنا۔۔۔ کیونکہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا

گیا وہ لعنتی ہے"

یہ کس طرح ممکن ہوا کہ جو شخص خدا کا ملعون ہوتا ہے اور لعنتی بنتا ہے

اس نے لعنتی بن کر ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

(بقول کلیتوں سطر ۲۰)

اگر لعنتی بن کر ہمیں لعنت سے چھڑایا جانا ممکن ہے۔ تو
مسیحی حضرات کو چاہیے کہ وہ سب سے بڑے ملعون شیطان
کو نجات و نندہ تسلیم کریں۔ کیونکہ متفقہ طور پر وہ ملعون ہے
مسیح کی نابت تو مسیحی اصحاب کا ایمان ہے کہ وہ صلیب پر
مرے اور مسلمان کہتے ہیں کہ وہ صلیب پر لٹکائے ہی نہیں
گئے۔ ماقتلواہ و صلیبواہ یعنی انہیں نہ ہلاک کیا گیا
اور نہ صلیب پر لٹکایا گیا۔

پھر یہ بھی غلط ہے کہ ان کی موت انسان کے لئے کفارہ گناہ
ہو گئی۔ کیونکہ انہوں نے خود نجات کا وسیلہ اپنے احکام کی
پیروی اور ایمان باللہ پر رکھا ہے۔ اور اس کی متحد مثالیں
بائبل میں موجود ہیں۔ کیا آپ ان سب کا انکار کریں گے۔
انا جیل میں آپ غالباً سب سے زیادہ اہمیت ”انجیل یوحنا“
کو دیں گے۔ اس میں حضرت مسیح کا یہ قول منقول ہے کہ
”اے خدا! حیات ابدی یہ ہے کہ لوگ تجھے فدائے واحد
و برحق مائیں اور عیسیٰ کو جسے تو نے بھیجا ہے پیغمبر مائیں“
(باب ۱۷ : ۳)

اب آپ خود ہی بتائیے کہ آیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے ماننے والے حقیقی معنوں میں حضرت عیسیٰؑ کے ارشاد کے عین مطابق لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِيسَى رَسُولُ اللَّهِ کا اقرار کرنے والے ہیں یا وہ اشتخاص جو اللہ کے سوا مسیح کو خدا تصور کر کے ان کی پیچیدگی سے منکر ہیں۔

بلکہ ان کے دشمن ہیں اور انہیں صلیب کی لعنتی موت کا خود اعتراف کرنے والا کہتے ہیں۔ اور بد بخت یہودیوں کے تمام الزامات ان کے سر تھوپتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ

۱۔ مریم علیہا السلام کنواری نہ تھیں

۲۔ عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا۔ بعض تے ان کے حقیقی

بھائی بہنوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

۳۔ انہوں نے خدا کی کاد عوئے کیا۔

۴۔ اس کی پاداش میں انہیں یہودیوں نے سولی دی۔

۵۔ وہ لعنتی موت مرے

۶۔ انہوں نے بنی نوع انسان کی نجات کے لئے

جان دی۔

۷۔ ان کی زندگی میں ان کے حواریوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا

۸۔ انہوں نے اپنی ماں کے ساتھ سخت کلامی کی۔

۹۔ مسیحی حضرات کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ

”مقدس رسولوں نے بدترین اعمال کا ارتکاب کیا اور
بائبل مقدس نے ان جرائم کو چھپایا نہیں۔ سب کچھ بتا
دیا۔ مثلاً دیوسی۔ شراب خوری۔ بدکاری اور اپنی
بیٹیوں کے ساتھ ملوث ہونا۔ شیطان کی پیروی
اور کفر تک بائبل کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے۔“

اس کا ذکر میں نے اپنے ایک نہایت مختصر رسالہ ”جواب با صواب“
میں کر دیا ہے۔

عظیم الشان انبیاء پر ان شرمناک الزامات کا ذکر کرتے ہوئے
بھی مجھے دلی صدمہ ہوتا ہے۔ میں مقدس بائبل کے ان سنگین
الزامات سے بار بار قلم کو آلودہ نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن تعجب ہے
کہ مسیحی علماء ان گناہوں کا عذر پیش کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔
بلکہ اس بات پر فخر کرتے ہیں اور ایسے شرمناک بیانات کو بھی
بائبل کے تقدس کا ثبوت قرار دیا ہے۔

چنانچہ اس بائبل پر ایمان لائے والے مقدس پادری سٹیفن نے
اپنے رسالہ ”ضمیر کا سفر“ میں نہایت فیاضی کے ساتھ

ارشاد فرمایا ہے کہ

”بائبل نے کسی کے گناہ کو چھپایا نہیں خواہ وہ کیسے ہی

مرتبے کا انسان ہو۔۔۔۔۔ وہ (بائبل) ان بدترین

گناہوں کی تصدیق کرتی ہے

ساتھ ہی ارشاد ہے کہ ”انبیاء اپنے زمانہ میں سب سے

بہتر انسان ہوتے تھے“

لیکن یہ نہیں فرمایا کہ اگر پادری صاحب نے خود ایسے بدترین

گناہ نہیں کئے۔ تو انہیں ان سے زیادہ مقدس کیوں نہ سمجھا

جائے۔

ہیں اپنے مخاطب پادری صاحب سے نہایت عاجزی لیکن

کمال خلوص کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا واسطہ دے کر

یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ چند لمحوں کے لئے اس پر غور کریں

کہ آیا ایسی بدکاریوں کے ارتکاب کے باوجود بھی کوئی شخص مقدس

نبی کے خطاب کا مستحق ہو سکتا ہے؟

اسلام دنیا بھر کے ان بہترین مقدس انبیاء کی طرف ایسے گناہوں

کی نسبت کرنے کو ان تمام گناہوں سے بدتر گناہ تصور کرتا ہے

اور ہرگز یقین نہیں کر سکتا کہ دنیا کے بہترین انسان ایسے قبیحہ

و بدترین گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں۔ یقین فرمائیے میں بائبل کو قرآن سے کم کتاب مقدس تصور نہیں کرتا۔ کاش وہ محفوظ ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں کی خبیثیت قوم نے جو حضرت مسیح کی دشمنی اور حضرت مریم علیہا السلام پر الزامات تراشنے والی ہے اور جس کے اظہار ہر عہد میں ناپاک کیوں سے آلودہ رہتے ہیں، الہامی کتب مقدسہ میں تحریف کر کے داغدار بنا دیا ہے۔ کہ اب اس میں سے خالص اور ناقص۔ اچھے اور بُرے۔ صحیح اور غلط کا امتیاز مشکل ہو گیا ہے۔

ابن وقت سینکڑوں اناجیل جو بے شمار ترجموں کی شکل میں موجود ہیں۔ خود مسیحی حضرات کے لئے پریشانی کا موجب ہیں۔ اور ہر پریشانی خود مسیحی علماء کی پیدا کردہ ہے۔ چنانچہ ایک مسیحی خاتون کا کہنا ہے کہ

”ہم عورتوں کو اپنی دوسری بہنوں کو آگاہ کرنا چاہیے کہ کلام پاک میں اس ناجائز تبدیلی پر جو نئی انگریزی جلدیں چھاپی گئی ہیں۔ یقین نہ کریں۔ اور اپنی آئینہ پود کو بھی اس گمراہی سے بچائیں۔ یہ گمراہ دینی علماء یسوع مسیح کو خدا کا اکلوتا بیٹا ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ اس

کے علاوہ انہوں نے مقدس بائبل کے بہت سے حصوں کو نکال دیا ہے۔ کہ وہ کلام پاک کا حصہ نہیں ہے۔
(منقول از رسالہ جواب با صواب بحوالہ

رسالہ کلام حق ماہ فروری ۱۹۷۹ء)

یہ دین مسیحی علماء اور عوام کے درمیان اس حلقہ فشار کو دور کرنے کی صرف ایک ہی سبیل تھی کہ اصل کلام پاک موجود ہو۔ جو یقیناً مشیت الہی سے ناپید ہے اور کثرت اختلاف تراجم کے باعث روز بروز معدوم ہوتی جا رہی ہے۔

بالآخر یہ عرض کرنا ہے کہ میرے مخاطب پادری صاحب کا اصل مقصد اس دو صفحہ کی تحریر سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ”آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ زندہ کی خبروں کی نبوت رکھتے تھے نہ معجزات کر سکتے تھے۔ نہ مسلمانوں کے لئے بھلائی اور بہتری کا اختیار رکھتے تھے۔ نہ بائبل مقدس کی صحیح تعلیم دے سکے۔ نہ مسلمانوں کے لئے نجات دہندہ تھے۔ نہ مسلمانوں کی نجات کے لئے وکالت اور شفاعت کا اختیار رکھتے تھے۔ اور نہ جانتے تھے کہ روز قیامت

عدالتِ حق کے ساتھ کیا ہوگا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوگا؟
 کیونکہ حضورِ غیب کی باتیں اور آئندہ کی خبریں نہ رکھتے تھے
 آگے لکھا ہے کہ ”آپ غور فرمائیں کہ اوصافِ نبوت و
 رسالت کس کا نام ہے؟

پادری صاحب! آپ کو تعجب ہوگا کہ مسلمان کون تمام باتوں کا
 اعتراف ہے۔

بلاشبہ حضورِ کچھ نہ جانتے تھے۔ بحرانِ باتوں کے جو اللہ تعالیٰ
 نے انہیں بدرجہ وحی والہام بتائیں حقیقی انبیاء کا اپنی کردار یا مبل نے
 بتایا ہے تمام انبیاء نے بشمول حضرت مسیح علیہ السلام اللہ سے
 دعائیں مانگی ہیں۔ اگر آئندہ کی خبر سوتی تو یہ تمام دعائیں احمقانہ باتیں
 ہوتیں۔ خود حضرت مسیح اکرم آئندہ کے انجام سے باخبر سوتے تو
 دعا جیسا احمقانہ فعل کیوں کرتے؟

اسلام کہتا ہے کہ ان کی دعا ہی تھی کہ تختہ دار پر لٹکنے سے بچ
 رہے ورنہ وہ تو یہی سمجھے تھے کہ انہیں سولی پہ چڑھا دیا جائے گا
 یہی حال تمام معجزاتِ انبیاء کا ہے کہ معجزاتِ حق کے اختیار میں نہ
 تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہ آنحضرتؐ نے کوئی معجزہ دکھایا۔
 نہ عیسیٰؑ، نہ موسیٰؑ، نہ ابراہیمؑ نہ کوئی اور نبی کچھ کر سکا۔ ورنہ حضرت

سوئے کا اپنے ہی مجزہ سے خائف ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ لفظ مجزہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ کوئی کثیر اس کے کرنے سے عاجز ہو۔ بلکہ محض اللہ کی جانب سے ظہورِ معجزات ہوتا ہے، اور یہ تو آپ نے خود بتایا ہے کہ:-

”مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔“

اب اگر کوئی خبطِ الحواس، مقدس پطرس کی اس بات کو نہ مانے تو یقیناً وہ مسیحی کہلانے کا مستحق نہیں، کیونکہ وہ آپ کے ارشاد کے خلاف کہ ”غیب کا علم اور معجزات کی طاقت خدا تعالیٰ نے پیوں کو عطا کرتا ہے۔“

یہ کہے کہ یہ طاقت خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نہیں ہے، تو کیا وہ احمق یا بے دین نہیں ہے؟

آپ کا یہ ارشاد کہ:-

”حقیقی نبی انجیلی کلامِ الہی بلکہ ساری بائبل مقدس کی تعلیمات کے مطابق خداوندِ سیوع مسیح کی شانِ الٰہیت، الٰہی اٰنییت اور نجات بالکفارہ کے لئے اس کی صلیبی موت اور تیسرے دن قبر سے جی اُٹھنے کے بعد اس کے صعودِ آسمانی

اور جلالی آمدنی کا اقرار کرتا ہے۔

یہ سب کچھ قابل تسلیم ہوتا۔ اگر ساری بائبل مقدس میں سے کوئی ایک آیت آپ تلاوت کر کے یا اس سے کسی ایک بات کا بھی ثبوت ہمیا کرتے۔ بائبل یا انجیل جسے آپ نے کلام الہی فرمایا ہے تو خیر ناپید ہیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ کوئی ترجمہ ہی پیش کر سکتے۔ جس میں حضرت مسیح کی شان الوہیت یا الہی انیت جیسا کوئی لفظ استعمال ہوا ہو۔

بائبل اور انجیل کو بدعت یہودیوں کے ہاتھوں ترمیم و تخریب کا مذہب تصور کرتے ہوئے بھی تمام انجیل میں نہ کہیں مسیح کی شان الوہیت یا الہی انیت یا حقیقی انبیاء کے علم غیب اور معجزات پر بلا اذن الہی قادر ہونے کا ذکر ہو۔

پادری صاحب! کیا جھوٹ بول کر یا مقدس ترین آلساؤں پر بدترین گناہوں کا الزام لگائے بغیر آپ بائبل یا انجیل مقدس کے صحیح حوالوں سے اپنے ایمان و عقاید کو ثابت نہیں کر سکتے۔ اب دیکھئے آپ نے چلتے چلتے کتنا بڑا جھوٹ بول دیا کہ ”ہزاروں مسلمانوں نے ایک پنجابی قادیانی شخص کو اور ایک ایرانی شخص بہادر اللہ کو برحق نبی تسلیم کر لیا ہے۔“

کیا آپ ایک بھی فرد مسلم ایسا بتا سکتے ہیں جس نے پنجابی قادیانی شخص یا کسی ایسی ذاتی شخص کو سچائی تسلیم کر لیا ہو۔ البتہ یہ بات آپ کو کسی قدر صحیح ہے۔ کہ مسیحیوں کے درمیان ایسی غلطی کا امکان نہیں، کیونکہ مسیحیوں میں خدا کے واحد کو ماننے والا بھی مسیحی ہے۔ اور تین خداؤں پر ایمان لانے والا بھی مسیحی۔ انجیل کو کلام الہی تصور کرتے والا بھی مسیحی ہے۔ اور اس کو کلام الہی نہ ماننے والا بھی مسیحی، کتاب مقدس کی زبان آرامی ماننے والا بھی مسیحی اور عبرانی ماننے والا بھی مسیحی۔ یہترین گناہوں کا ارتکاب کرنے والے کو حقیقی نبی ماننے والا بھی مسیحی اور ان کو بہترین انسان ماننے والا بھی مسیحی۔ اور اس عہد تحقیق و دانش میں تو مسیح کو نجات دہندہ ماننے والا بھی مسیحی اور نہ ماننے والا بھی مسیح۔ ان کو خدا کا حقیقی منوں میں بیٹا تسلیم کرنے والا بھی مسیحی اور انہیں غیر حقیقی یا مجازی بیٹا تصور کرنے والا بھی مسیحی۔ جو انہیں خدا کا بیٹا مانے وہ بھی مسیحی اور جو انہیں اولادِ آدم نہ مانتا ہو۔ وہ بھی مسیحی۔ رومن کیتھولک بھی مسیحی جو بائبل کی ۷۲ کتابوں کو مانتے ہیں اور پروٹسٹنٹ بھی مسیحی جو صرف ۲۷ کتابوں والی بائبل کو مانتے ہیں۔

ایسی صورت میں حقیقی نبی کی پہچان کے معاملہ میں مسیحیوں کے درمیان ایسی غلطی کے امکان کیسے رہ سکتے ہیں کہ وہ حقیقی و باطل

میں تمیز کر سکیں۔

مسلمانوں کے ہاں تو قرآن کے ایک لفظ کا انکار بھی کفر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر نہ ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں اسلام میں نجات دہندہ ذاتِ خداوندی کے علاوہ کوئی نہیں۔ اسلام کی رو سے لاکھوں انبیاء کا سولی پر چڑھ جانا کسی کے ایک ادنیٰ گناہ کا کفارہ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسی الٰہی یاد تشارت اور کہاں کا عدل ہے کہ "کرے کوئی اور بھرے کوئی"۔

اگر اس اصول کو روا رکھا جائے کہ کسی بے قصور کے پھانسی پا جانے سے کوئی مجرم سزا سے چھٹکارا یا نجات پاسکتا ہے۔ تو معاشرے میں اصلاح کیسے ممکن ہوگی؟ معاشرے کے تمام تعزیری اصولوں کی بیخ کنی ہے۔ جس کی اجازت نہ قرآن دیتا ہے نہ بائبل میں ہے نہ انجیل میں اور نہ کسی بھی نظام میں جیسے احکام الٰہی کی تائید حاصل ہو۔

پھر یہ بات آج تک کوئی مسیحی نہیں حل کر سکا۔ کہ جن یہودیوں نے حضرت ممدوح کو (بقول مسیحی حضرات) سولی دی۔ کیا وہ بھی نجات پا گئے۔ اور کیا ان بد بختوں کی بھی نجات ہے جنہوں نے (بقول عیسائی حضرات) جناب مسیح علیہ السلام کے

منہ پر تھوکا۔ تھپڑ مارے۔ کوڑے لگائے اور گالیاں دیں۔ کیا
 مسیح کا صلیب پر چڑھنا ان کے گناہوں کا بھی کفارہ ہو گیا۔
 پادری برکت اسے خاں کے ایک رسالہ موسومہ

”رحمت الوجود“ میں جس کا جواب یا صواب ”یہ عاجزہ پیش کر چکا
 ہے۔ ایک نہایت دلچسپ دعویٰ یہ کیا گیا ہے کہ
 مفت نجات !!!

”مسیحی دنیا میں“ ”مفت نجات کی خوشش خبری
 عام پائی جاتی ہے۔“

مفت نجات کی خوشش خبری انہیں میاں رک ہو۔ کیونکہ
 مسیحی دنیا کو اس خوشش خبری سے ”کھل کھیلنے“ کا اچھا موقع
 مل گیا۔ اب انہیں معلوم انہوں نے اس خوش خبری سے کہاں
 تک فائدہ اٹھایا۔

مسلمان تو مفت نجات کے لفظ سے ہی کانپ جاتا ہے
 کیونکہ جھوٹ۔ چوری۔ بے ایمانی۔ شراب خوری۔ جوا۔ بدکاری
 دقوسی۔ بلکہ قتل۔ خونریزی اور ڈاکہ زنی کے گناہوں سے بھی حضرت
 مسیحؑ سولی پر خود چڑھ کر مفت نجات دلا دی۔ تو اب گناہوں کے
 نشانہ بننے والے کیوں نہ بچائیں۔ تو کیا کریں۔

بالآخر پادری صاحب سے یہ عرض کرنا ہے کہ ایمان، عقل، مشاہدہ اور فطرت انسانی، مفت نجات کے تصور سے غاری ہے۔ حتیٰ کہ خود مسیحی مذہب کے ماننے والے بھی "مفت نجات" جیسی ناممقول بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک بھی اگر نجات دلانے والے حضرت مسیح گناہگاروں کی بجائے خود سولی پر نہ چڑھ جاتے تو ہرگز ان گناہگاروں کو عذاب الہی سے نجات نہ ہوتی۔

تو اب سوال یہ ہے کہ نجات مفت کیسے ہوئی؟ حضرت مسیح کی ذلت و رسوائی، مار پیٹ اور گالیاں اور بالآخر سولی پر لٹکایا جانا اگر فی الواقع مسیحیوں کی تشادمانی کا باعث ہے، ان کا دل اس پر نہیں دکھا۔ تو بلاشبہ یہ نجات مفت تھی، ورنہ نجات مفت کا کوئی تصور نہیں۔

مسیحی حضرات کو اس پر غور کرنا لازم ہے :-

والسلام علی من اتبع الهدی

مرسلین اور حواری

۳۰

ہمیں یار بار لکھنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں عیسائی مشنری دید و آنتہ اسلام کے خلاف زہر چکانے سے باز نہیں آتے۔ اگر انہیں پاکستان میں مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہو تو اس سے غیر واجب فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ ٹھیک ہے وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں حشیم یا روشن دل ماشاد۔ لیکن اسکے ساتھ اسلام کو بے شہرت و شتم بنانا شرافت نہیں ہے۔ بلکہ ایسا کرنا اسلام دشمنی اور اسلام کی خلاف کینہ پروری کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں سیالکوٹ کا ایک پادری پیش پیش ہے معلوم نہیں کہ اسے کوئی عارضہ لاحق ہے کہ وہ اسلام کی خلاف زہر اگلنے سے باز نہیں آتا۔ حال ہی میں اس نے ایک گننام دو ورقہ اشتہار نوٹوٹھیٹ کروا کر شائع کیا۔ جس میں رسالت مآب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اشتعال انگیز تنقید لگی ہے۔ اس کا جواب اسی رسالہ میں درج ہے۔ اب ایک اور نوٹوٹھیٹ رسالہ اس پادری کی طرف سے موصول ہوا جس پر اس کا نام درج ہے۔ اس کا عنوان ”اوصاف مرسلین“ ہے۔ اس کے ذریعے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم کی پناہ سے کر رسول ثنایت کرنے کی سعی بے سود کی گئی ہے سورہ یسین کے دوسرے رکوع میں آیت ۱۳ سے ۳۱ تک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک بستی کا واقعہ بیان کیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کیلئے دو رسول بھیجے۔ اس بستی والوں نے انہیں جھٹلایا۔ پھر تیسرا رسول ان کی امداد کو پہنچا اور ان سب نے کہا ”تم تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجے گئے ہیں“ بستی والوں نے کہا۔ ”تم کچھ نہیں ہو، مگر ہمارے جیسے چند انسان۔ اور خدا نے تمہارے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے۔ تم محض جھوٹ بولتے ہو“ رسولوں نے کہا ”ہمارا رب جانتا ہے کہ تم ضرور تمہاری طرف

رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ہم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔“
 سنی والے کہنے لگے: ”ہم تو نہیں اپنے لئے قابلِ بد سمجھتے ہیں اگر تم باز آئے ہم تم کو سنگسار کر دیں گے
 اور ہم سے تم دردِ دناک سزا پاؤ گے۔“ رسولوں نے جواب دیا: ”تمہاری بد فاقی تمہارے
 اپنے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیا یہ باتیں تم اسلئے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے
 کہ تم سے گزرے ہوئے لوگ سو۔“

اتنے میں شہر کے وردراز گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور بولا: ”امیری قوم کے لوگو!۔
 رسولوں کی پیروی اختیار کرو۔ پیروی کرو ان لوگوں کی جو تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے اور ٹھیک راستے
 پر ہیں۔ آخر کیوں نہیں اس ہستی کی بندگی کرو جس نے مجھے پیدا کیا! اور جس کی طرف تم سب پلٹ کر جانا
 ہے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنالوں۔ حالانکہ اگر خدا نے واحد نقصان پہنچانا چاہے تو ذائقہ
 شفاعت میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو میں صریح
 گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ میں تو تمہارے رب پر ایمان لایا۔ تم بھی میری بات مان لو۔“
 (آخر کار ان لوگوں نے اسے منسلک کر دیا) اور اس شخص سے کہہ دیا گیا: ”کہ داخل ہو جا جنت میں۔“
 اس نے کہا: کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ میرے رب سے کس چیز کی بدولت میری مغفرت فرمادی۔
 اور مجھے باعزت لوگوں میں داخل فرما دیا۔“ اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے
 کوئی لشکر نہیں اتارا۔ ہمیں لشکر بھیجنے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بس ایک دھماکا ہوا اور وہ
 یکایک سب بچ کر رہ گئے۔ افسوس بندوں کے حال پر جو رسول بھی انکے پاس آیا۔ اس کا وہ مذاق اڑانے
 لگے۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ اور اس کے بعد
 وہ پھر بھی پلٹ کر نہ آئے۔ (ان سب کو ایک روز ہمارے سامنے آنا ہے۔

(سورہ یسین آیات ۱۳-۳۱)

پادری برکت اسے خاں نے قرآن مقدس کی ان آیات کی تفسیر سے ان رسولوں کو
 حضرت عیسیٰؑ کے حواری ثابت کرنیکی ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ ان رسولوں کی تعظیم
 وحدانیت پر مبنی ہے۔ اور عیسائی حواریوں کی تثلیث پر قائم ہے۔ یہ تطابق تاریخی لحاظ
 سے بھی قطعاً غلط ہے۔ جن مفسرین کا پادری صاحب نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی
 قطعیت سے اسے قرآنی حوالہ قرار نہیں دیا۔ صرف یہ ان کی اپنی ذاتی رائے ہے

انہوں نے یہ سارا فقہ عیسائیوں کی غیر مستند روایات سے اخذ کیا ہے جو تاریخی حقیقت سے بالکل بے بنیاد ہے۔ انطاکیہ میں سلوئی خاندان کے ۱۳ بادشاہ انٹیکوس کے نام سے گزرے ہیں۔ اور اس نام کے آخری قروانروا کی حکومت بلکہ خود اس خاندان کی حکومت بھی ۲۵۰ قبل مسیح میں ختم ہو گئی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں انطاکیہ سمیت شام و فلسطین کا سارا علاقہ رومیوں کے زیر نگیں تھا۔ پھر عیسائیوں کی کسی مستند روایت اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ خود حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں میں سے کسی کو تبلیغ کیلئے انطاکیہ بھیجا ہو۔ اس کے برعکس بائبل کی کتاب اعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے چند سال بعد عیسائی مبلغین پہلی مرتبہ وہاں پہنچے تھے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کو نہ اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہو۔ نہ اللہ کے رسول نے مامور کیا ہو۔ وہ اگر اپنے طور پر تبلیغ کیلئے نکلے ہوں تو کسی تاویل کی رو سے بھی وہ اللہ کے رسول قرار نہیں پاسکتے۔ علاوہ برائیں بائبل کے بیان کی رو سے انطاکیہ پلا شہر ہے۔ جہاں کثرت سے غیر اسرائیلیوں نے دین مسیح کو قبول کیا۔ اور مسیحی کلیسا کو غیر معمولی کامیابی نصیب ہوئی۔ حالانکہ قرآن جس بستی کا ذکر بیان کر رہا ہے۔ وہ کوئی ایسی بستی تھی جس نے رسولوں کی دعوت کو رد کر دیا۔ اور بالآخر عذاب الہی کا شکار ہوئی۔ تاریخ میں اس امر کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ انطاکیہ پر ایسی کوئی تباہی نازل ہوئی ہو۔ جسے انکار رسالت کی بنا پر عذاب قرار دیا جاسکتا ہو۔ ان وجوہ سے یہ بات ناقابل قبول ہے کہ اس بستی سے مراد انطاکیہ ہے۔ بستی کا تعین نہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ نہ کسی صحیح حدیث میں۔ بلکہ یہ بات بھی کسی مستند درجہ سے معلوم نہیں ہوتی کہ یہ رسول کون تھے اور کس زمانہ میں بھیجے گئے تھے۔ اس لئے واقعہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں پر صادق نہیں آتا۔ اور ان کا مستطاب تاریخ اور حقیقت کے قطعاً خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری نہ رسول تھے نہ نبی تھے۔ بلکہ وہ آپ کے بارہ ساتھی تھے جنہیں حواری یا آپوسٹل (APOSTLES) کے لقب سے یاد کیا گیا۔ اسی بنا پر حواری کا کلام کسی لحاظ سے نبی یا رسول کا کلام نہیں ہو سکتا نہ ان کے اوصاف کو اوصاف مرسلین کہا جاسکتا ہے۔ شرع اسلام کے لحاظ سے حواریوں کو رسول کہنا گمراہی، غلطی اور جرم ہے۔